Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۵/۳۰ | ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ۱۳ شہادت ۱۳۵۵ ہش ۱۳ اپریل ۱۹۷۶ء | نمبر ۸۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صلوٰۃ کا لفظ اِس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دُعا ہی کافی نہیں

اِس کے لئے ضروری ہے کہ ایک سوزش، رِقّت اور درد ساتھ ہو

"صلوٰۃ کا لفظ اِس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دُعا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ایک سوزش، رِقّت اور درد ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ کسی دُعا کو نہیں سُنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔ دعا مانگنا ایک مشکل امر ہے اور لوگ اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت فلاں امر کے لئے دعا کی تھی مگر اس کا اثر نہ ہوا۔ اور اِس طرح پر وہ خدا تعالیٰ سے بدظنّی کرتے ہیں اور مایوس ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ جب تک دعا کے لوازم ساتھ نہ ہوں وہ دعا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

دعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دِل پگھل جاوے اور رُوح پانی کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو اور ساتھ ہی انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے پھر توقع کی جاتی ہے کہ وہ دعا قبول ہوگی۔

نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے اور اس کی حقیقت صرف اتنی ہی سمجھتے ہیں کہ رسمی طور پر قیام رکوع سجود کر لیا اور چند فقرے طوطے کی طرح رٹ لئے خواہ اُسے سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ ... نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔ جب انسان قیام کرتا ہے تو وہ ایک ادب کا طریق اختیار کرتا ہے۔ ایک غلام جب اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ پھر رکوع بھی ادب ہے جو قیام سے بڑھ کر ہے اور سجدہ ادب کا انتہائی مقام ہے۔ جب انسان اپنے آپ کو فنا کی حالت میں ڈال دیتا ہے اس وقت سجدہ میں گر پڑتا ہے۔ افسوس ان نادانوں اور دُنیا پرستوں پر جو نماز کی ترمیم کرنا چاہتے ہیں اور رکوع سجود پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ تو کمال درجہ کی خوبی کی باتیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اُس عالم سے حصہ نہ رکھتا ہو جہاں سے نماز آئی ہے تب تک انسان کے ہاتھ میں کچھ نہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۹، ۱۱۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال پہلے جیسی ہے ضعف اور بے چینی کے علاوہ بے خوابی کی تکلیف بھی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق مبلغ سوئٹزرلینڈ نے اطلاع دی ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ BRONCHITIS کی وجہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ پھیپھڑوں پر بھی اثر معلوم ہوتا ہے۔ گھبراہٹ اور بے چینی بھی ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے آمین۔

(وکالتِ تبشیر)

ضروری اعلان برائے مربیان سلسلہ احمدیہ

جملہ مربیان اصلاح وارشاد اپنے اپنے حلقہ جات میں دورہ کر کے اجتماع خدام الاحمدیہ منعقدہ ۱۸ اپریل اور تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ ۱۶ تا ۲۹ اپریل ۱۹۷۶ء کے لئے زیادہ سے زیادہ نمائندگان بھجوائیں

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

برائے طالبات نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ و بورڈنگ ہاؤس ۸ اپریل سے کھل چکا ہے جو طالبات ابھی تک نہیں آئیں وہ جلد از جلد آجائیں تا پڑھائی کا حرج نہ ہو۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

مورخہ ۱۳؍شہادت ۱۳۵۵ھش

۱۳؍اپریل ۱۹۷۶ء

سراسر جھوٹا اتہام اور اس کا نام نہاد دستاویزی ثبوت

جماعت اسلامی کے حامی رسالے ہفت روزہ "طاہر" لاہور نے اپنے ۲۲ تا ۲۸؍دسمبر ۱۹۷۵ء کے شمارہ میں ایک گمنام یہودی کو گمنامی سے نکالنے اور اُسے شہرت دینے کی سعی لاحاصل کا سہرا مولانا ظفر احمد انصاری کے سر باندھنے کے بعد کذب و افتراء کا ایک محل تعمیر کر ڈالا تھا۔ اس ضمن میں قابلِ غور بات یہ تھی کہ اس نے جو کچھ لکھا اس سے ظاہر یہ ہوتا تھا کہ مولانا انصاری کے نزدیک یہودیوں سے بڑھ کر قابلِ اعتماد اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ گویا جو کچھ ایک یہودی کہے یا لکھے اُن کے لئے اُس پر بلا تحقیق ایمان لانے کے سوا چارہ نہیں۔ ہفت روزہ "طاہر" نے مولانا انصاری کے حوالہ سے یہ سراسر جھوٹا اور بے بنیاد الزام عائد کیا تھا کہ نعوذ باللہ ۱۹۷۲ء تک چھ سو پاکستانی احمدی پاکستان سے فرار ہو کر اسرائیل پہنچ چکے تھے اور اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو کر فوجی خدمات بجا لا رہے تھے۔

اس سراسر جھوٹے اور بے بنیاد الزام کی عرب ملکوں کے اخبارات میں بالخصوص اور انگلستان سے شائع ہونے والے بعض اردو اخبارات میں بالعموم خوب اشاعت کرائی گئی۔ بعد ازاں اس پر مزید حاشیہ آرائی کر کے یہاں تک جھوٹ بولا گیا کہ جبکہ ۱۹۷۲ء میں اسرائیلی فوج میں پاکستان سے فرار ہو کر آنے والے احمدیوں کی تعداد چھ سو تھی تو اب تک تو اسرائیلی فوج میں ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہوگی اور پھر بڑی ہوشیاری اور چالاکی سے یہ الزام بھی لگایا کہ یہ سب کچھ ہماری وزارتِ خارجہ کے علم اور مرضی سے ہو رہا ہے۔ ان تمام افتراء پردازیوں کا مقصد فی الاصل وزارتِ خارجہ کو متہم کرنا تھا اور اسی غرض سے جھوٹ کی یہ ساری عمارت تعمیر کی گئی تھی۔

ہم نے اوّلاً ۱۹؍جنوری ۱۹۷۶ء اور پھر ۱۱؍فروری ۱۹۷۶ء کے الفضل میں اس سراسر جھوٹے اور بے بنیاد الزام کی پُرزور الفاظ میں تردید کرتے ہوئے لکھا تھا کہ یہ سراسر افتراء ہے کہ (نعوذ باللہ) ۱۹۷۲ء تک چھ سو پاکستانی احمدی یہاں سے فرار ہو کر اور اسرائیل پہنچ کر یہودیوں کی فوج میں بھرتی ہو چکے تھے اور یہ کہ اب ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔ ہم نے لکھا تھا کہ فلسطین میں احمدیہ مشن ۱۹۲۸ء میں قائم ہوا تھا۔ اس کے قیام کے بھی بیس سال بعد وہاں کے بعض زعماء کی غلط روش کی وجہ سے یہودی مملکت کا قیام ممکن ہوا اور استعماری طاقتوں نے سراسر ظلم کی راہ اختیار کرتے ہوئے وہاں یہودیوں کو مسلط کر کے یہ علاقہ اُن کے حوالے کر دیا۔ آج سے ۴۸ سال قبل جب فلسطین میں احمدیہ مشن قائم ہوا تھا اُس وقت برطانوی انتداب کی آڑ میں وہاں یورپ کے عیسائی مشن عربوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے انہیں عیسائیت کی آغوش میں لانے کی سر توڑ کوشش کر رہے تھے۔ فلسطین کے احمدیہ مشن نے اُس زمانہ میں وہاں عیسائی مشنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ان کی وہاں دال نہ گلنے دی۔ احمدیہ مشن کی اس خدمت کو فلسطین کے عربوں نے بنظرِ استحسان دیکھا اور اسے خوب سراہا۔ چنانچہ اُس وقت سے ہی فلسطین میں جماعت احمدیہ قائم ہے جو تمام کی تمام فلسطین کے عرب باشندوں پر مشتمل ہے۔ کوئی پاکستانی احمدی بھی پاکستان سے فرار ہو کر وہاں نہیں گیا اور نہ فلسطین کے عرب احمدیوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا ہے جو اسرائیلی فوج میں کبھی بھرتی ہوا ہو۔ یہ سراسر اتہام ہے جو پاکستان کو عرب دنیا میں بدنام کرنے کی غرض سے گھڑا اور اڑایا گیا ہے۔

ہمارا خیال تھا کہ اس واضح اور غیر مبہم تردید کے بعد ہفت روزہ "طاہر" آئندہ اس قسم کی افتراء پردازی سے احتراز کرے گا لیکن جن لوگوں کا جھوٹ بولے بغیر گزارہ نہ ہو بلکہ جھوٹ پر ہی جن کا تکیہ ہو وہ اپنے جھوٹ پر پردہ ڈالنے کی خاطر مزید جھوٹ بولنے سے کبھی باز نہیں آتے بلکہ ایک جھوٹ کے بعد دوسرا جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں اور سمجھتے یہ ہیں کہ اس قدر دلیری سے جھوٹ بولنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ اُس جھوٹ کو سچ سمجھنے لگ جائیں گے۔ بجائے اس کے کہ ہفت روزہ "طاہر" اپنے نام کی لاج رکھتے ہوئے مزید دھوکہ دہی سے اجتناب کرتا اُس نے اپنے ۵ تا ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء کے شمارہ میں ــــ "اے اہلِ ربوہ ــــ لو دیکھ لو یہ ہے وہ مصنف 'یہ ہے وہ کتاب'" ــــ کے زیرِ عنوان ایک اور مضمون شائع کیا۔ اس مضمون میں اُس نے پاکستانی احمدیوں کے اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو کر فوجی خدمات بجا لانے کے اتہام کو دوہرایا ہے۔ نیز مولانا ظفر احمد انصاری کی ایک پریس کانفرنس کے حوالہ سے جس سے بقول "طاہر" انہوں نے ۳۱؍مارچ ۱۹۷۶ء کو لاہور کے ایک مقامی ہوٹل میں خطاب کیا ان کے یہودی پروفیسر کی مذکورہ کتاب کے متعلقہ صفحے کا فوٹو سٹیٹ چربہ شائع کیا ہے اور اس طرح اپنے جھوٹے اتہام کا نام نہاد دستاویزی ثبوت پیش کر کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی انتہائی مذموم کوشش کی ہے۔

جو چربہ "طاہر" رسالہ نے شائع کیا ہے۔ اگر وہ فی الحقیقت اُس یہودی کی کتاب کا ہی چربہ ہے تو اس میں یہودی پروفیسر نے لکھا یہ ہے کہ اسرائیل میں ۳۵۰۰۰ دروزی' دو ہزار سرکیسیئنز (Circassians) اور چھ سو احمدی بھی آباد ہیں۔ اس نے ان چھ سو احمدیوں کے متعلق سراسر افتراء سے کام لیتے ہوئے ان کے ساتھ "From Pakistan" کے الفاظ زائد کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ گویا وہ پاکستان سے آ کر وہاں آباد ہوئے تھے جو سراسر بہتان ہے کیونکہ وہاں جو احمدی اسرائیل کے قیام سے بھی پہلے سے نسلاً بعد نسل رہتے چلے آ رہے ہیں وہ اصلی نسلی فلسطینی عرب ہیں اور ان کا تعلق ہرگز بھی پاکستان یا کسی اور ملک سے نہیں ہے۔ پھر اُس نے ۳۵ ہزار دروزیوں' دو ہزار سرکیسیئنز اور چھ سو احمدیوں کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بھی اگر چاہیں تو فوج میں ملازم ہو سکتے ہیں (اس نے کسی ایک احمدی کے بھی فی الحقیقت فوج میں موجود ہونے کا قطعاً کوئی ذکر نہیں کیا) مزید براں اُس نے لکھا ہے کہ تمام دوسرے شہریوں کی طرح ان سب لوگوں کو بھی انتخابات میں ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ اس کے بعد اس نے صرف دروزیوں کا ہی ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان دروزیوں نے تو دوسرے عربوں کے ہمراہ پارلیمنٹ میں باقاعدہ نشستیں بھی حاصل کی ہیں۔ حتیٰ کہ ۱۹۶۹ء کے انتخابات میں ایک دروزی کو پارلیمنٹ کا ڈپٹی سپیکر چنا گیا تھا۔ ایک دُنیا جانتی ہے کہ فلسطین میں اب بھی لاکھوں کی تعداد میں عرب آباد ہیں۔ اُنہی کی طرح فلسطین کے احمدی بھی وہاں رہ رہے ہیں جو تمام کے تمام اصلی نسلی فلسطینی عرب ہیں انہیں پاکستانی ظاہر کرنا اتنا بڑا افتراء ہے جو جماعت اسلامی ہی باندھ سکتی ہے اور کوئی تعجب نہیں کہ اُسی نے یہ سراسر غلط اطلاع اُس یہودی پروفیسر کو دی ہو اور اُس نے اِسے اپنی کتاب میں درج کر دیا ہو' واللہ اعلم بالصواب)

جب ہم مذکورہ چربہ میں بیان کردہ افتراء اور اس میں مولانا انصاری وغیرہم کے ایزاد کردہ افتراؤں کا جائزہ لیتے ہیں تو صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ یہودی پروفیسر نے تو اپنی کتاب میں یہ لکھا کہ اسرائیل میں آباد فلاں فلاں گروہوں کے لوگ اگر چاہیں تو فوج میں ملازمت اختیار کر سکتے ہیں لیکن ہفت روزہ "طاہر" میں شائع شدہ مضامین کے بموجب مولانا انصاری نے اُس یہودی سے بھی ایک قدم اور آگے رکھا اور یہ اتہام عائد کر ڈالا کہ ۱۹۷۲ء تک چھ سو پاکستانی احمدی یہودیوں کی فوج میں بھرتی ہو چکے تھے۔ ایک اور مولانا صاحب (مولانا تاج محمود) نے اِس خیال سے کہ کہیں جھوٹ بولنے کے اِس مقابلہ میں وہ پیچھے نہ رہ جائیں اِس اتہام کو مزید بھیانک بنانے کے لئے اپنی طرف سے یہ گرہ لگائی کہ اسرائیلی فوج میں بھرتی ہونے والے پاکستانی احمدیوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔ سو گویا پہلے ایک نے کہا احمدی اگر چاہیں تو فوج میں بھرتی ہو سکتے ہیں۔ دوسرے نے "ہو سکتے" کو "ہو چکے" میں بدل کر یہ بڑ کی اُڑائی کہ چھ سو احمدی فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ تیسرا بولا احمدی گزشتہ چار سال سے مسلسل بھرتی ہو رہے ہیں اور بھرتی ہونے والوں کی تعداد ہزاروں سے کم نہ ہوگی اور پھر اشاروں کنایوں میں یہ انکشاف بھی کر ڈالا کہ یہ سب کچھ پاکستان کی وزارتِ خارجہ کے علم میں ہے اور کیا عجب اُسی کی مرضی سے ایسا ہو رہا ہو یعنی پہلے تو ایک نے بات گھڑی اور پھر دوسرے پہلے کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اُس من گھڑت بات کا بتنگڑ بناتے چلے گئے۔ ظاہر ہے "ہو سکتے ہیں" اور "ہو چکے ہیں" میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اِس سے بڑی دھوکہ دہی اور مغالطہ انگیزی اور کیا ہو سکتی ہے کہ "ہو سکتے ہیں" کو خود ہی چُپکے سے "ہو چکے ہیں" میں بدل ڈالا اور پھر شور مچا دیا کہ غضب خدا کا احمدی اسرائیلی فوج میں دھڑا دھڑ بھرتی ہو رہے ہیں۔

اب اگر دیکھا جائے تو "طاہر" کے شائع کردہ اِس نام نہاد دستاویزی ثبوت نے تو خود مولانا انصاری کی طرف منسوب کئے گئے جھوٹ کا پردہ چاک کر کے رکھ دیا ہے یہی وجہ ہے کہ مولانا انصاری نے یہ نام نہاد دستاویزی ثبوت طویل عرصہ تک چھپائے رکھے اور بہت کچھ لیت و لعل سے کام لینے کے بعد فراہم کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے انہیں یہ "ثبوت" فراہم کرنے میں تامل اِسی لئے تھا کہ اس سے سلسلہ وار پنپنے والے جھوٹ کا پردہ چاک ہوتا تھا۔ جو کچھ ہفت روزہ "طاہر" نے مولانا ظفر احمد انصاری (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کی غیرتِ توحید، محبّتِ الٰہی اور توکّل علی اللہ

مکرم نصیر احمد صاحب قمر ۔ متعلّم جامعہ احمدیہ ربوہ

بعثتِ نبویؐ کے وقت روحانی لحاظ سے دنیا کی حالت ناگفتہ بہ تھی ۔ توحید مفقود ہو چکی تھی ۔ شرک کا دور دورہ تھا لوگ اپنے خود تراشیدہ بتوں کے آگے سجدہ ریز ہوتے تھے اور فساد حدِ کمال کو پہنچا ہوا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو توحید کے قیام کے لئے مبعوث فرمایا ۔ چنانچہ آپ نے لوگوں کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلایا اور آپ کے ذریعہ پھر سے دنیا میں توحید قائم ہوئی ۔ وللّٰہ درّ القائل ۔ ؎

خلائق کے دل تھے یقیں سے تہی
بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
ضلالت تھی دنیا پہ وہ چھا رہی
کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی
ہوا آپ کے دم سے اس کا قیام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت بھی روحانی لحاظ سے دنیا کی یہی حالت تھی ۔ لوگ توحید سے منہ موڑ کر قسما قسم کے شرک اور بت پرستی میں مبتلا تھے ۔ ہندوؤں نے صدہا ارباب متفرقہ بنا رکھے تھے ۔ مخلوق پرستی کا بازار گرم تھا ۔ آریہ سماج یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ خدا خالق نہیں ہے بلکہ ذرہ ذرہ کائنات کا انادی اور اپنی ذات میں مستقل حیثیت رکھتا ہے یہ لوگ تینتیس کروڑ دیوتا کے کاروبار میں خدا کے شریک قرار دیتے تھے ۔ ادھر عیسائیوں نے خدا کے ایک عاجز اور مسکین بندے کو خدا بنا رکھا تھا اس فساد فی البر والبحر کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآنی پیشگوئیوں اور پہلے سے کئے گئے وعدوں کے عین مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو توحید باری تعالیٰ کے قیام اور غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا ۔ چنانچہ آپ نے اپنی بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا ۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ تا میں لوگوں پر ظاہر کروں کہ ابن مریم کو خدا ٹھہرانا ایک باطل اور کفر کی راہ ہے" (کتاب البریہ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۵۵)

آپ کی غیرت توحید نے قطعاً برداشت نہ کیا کہ لوگ خدائے واحد و یگانہ کو چھوڑ کر شرک کی راہوں پر چلیں چنانچہ آپ نے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اسلام کے خدا کا حسین تصور پیش کیا اور تمام مذاہب باطلہ کا رد ثابت کیا آپ قرآن مجید کی پہلی سورۃ ، سورہ فاتحہ کی ابتدائی آیات سے ہی ہندوؤں ، آریوں اور عیسائیوں کے جھوٹے خداؤں کا بطلان ثابت فرمایا اور بتلایا کہ ہمارا خدا ایک قادر و توانا خدا ہے وہ رب العالمین ہے ۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں اور یہ کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے ۔ ؎

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

آپ نے فرمایا :-

"اسلام نہایت ہی مبارک مذہب ہے جو اس خدا کی طرف رہبری کرتا ہے جو نہ تو عیسائیوں کے خدا کی طرح کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور نہ ہمارا ایسا ہے کہ آریوں کے پرمیشر کی طرح مکتی دینے پر ہی قادر نہ ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسلام کا خدا ایسا قدوس اور قادر خدا ہے کہ اگر تمام دنیا بھی اس میں کوئی نقص نکالنا چاہے تو نہیں نکال سکتی ہمارا خدا تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا خدا ہے وہ ہر ایک نقص اور عیب سے مبرا ہے ۔ کیونکہ جس میں کوئی نقص ہو وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے ...."

(الحکم ۶ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

یوں حضور نے دنیا میں قیام توحید کے لئے عظیم الشان جہاد کا علم بلند کیا اس سلسلہ میں معرکہ آرا کتب تصنیف فرمائیں اور اسی غرض سے باذن الٰہی ایک عظیم الشان جماعت ، جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی جو آج بھی خدا کے فضل و کرم سے دنیا سے شرک و بت پرستی کو مٹانے اور وحدہٗ لاشریک خدا کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہمہ تن کوشاں ہے جس کی مساعی کسی بھی اہل نظر سے پوشیدہ نہیں ہیں مگر قیام توحید کے مقصد کو کماحقہ حاصل کرنے کے لئے محبت الٰہی کا ہونا ضروری ہے ۔ حضور فرماتے ہیں

"اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۸)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ محبت الٰہی کس چیز کا نام ہے اور اس سے کیا مراد ہے ؟ اس بارہ میں حضور فرماتے ہیں

"خدا کے ساتھ محبت کرنے سے کیا مراد ہے ؟ یہی کہ اپنے والدین ، جورو ، اپنی اولاد اپنے نفس غرض ہر چیز پر اللہ کی رضا کو مقدم کر لیا جاوے چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے ۔ فاذکروا اللّٰہ کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا یعنی اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو کہ جیسا تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۴۸)

چنانچہ جب ہم اس لحاظ سے حضور علیہ السلام کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو آپ کی محبت الٰہی واضح طور پر ہمارے سامنے آتی ہے ۔ ابتدائے عمر سے ہی دنیاوی امور سے بے رغبت تھے اور نماز ، ذکر الٰہی اور تسبیح و تحمید سے شغف رکھتے تھے ۔ آپ ہر معاملہ میں رضائے الٰہی کو مقدم فرماتے آپ کا یہ نظریہ تھا کہ

"خدا کی راہ میں ہر ایک ذلت اور موت فخر کی جگہ ہے"

(کتاب البریہ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۲۰)

محبت الٰہی میں آپ فنائیت کے مقام تک پہنچے ہوئے تھے ۔ فرماتے ہیں ؎

دیکھتا ہوں اپنے دل کو عرش رب العالمین
قرب اتنا بڑھ گیا جس سے ہے اترا مجھ میں یار
لوگ کچھ باتیں کریں میری تو باتیں اور ہیں
میں فدائے یار ہوں گو تیغ کھینچے صد ہزار

اپنے مخالفین و معاندین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا :-

"یاد رکھو جو مجھ سے مقابلہ کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں بلکہ اس سے مقابلہ کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۲۵)

اور پھر جب مخالفین اپنی سازشوں اور شرارتوں میں حد سے بڑھ گئے اور (نعوذ باللہ) آپ کے قتل کے منصوبے بنانے لگے تو بڑے جلال سے فرمایا ۔ ؎

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کامل مومنین کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسا کہ محبت کا حق ہے فرمایا ۔

وَالَّذِینَ آمَنُوا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ (البقرہ ۔ ۱۶۶)

اور ظاہر ہے کہ کامل محبت الٰہی بغیر اطاعت رسولؐ کے ممکن نہیں ۔ جیسا کہ فرمایا ۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔

(آل عمران)

حضورؑ کی اطاعت رسولؐ بھی بے مثل و بے نظیر تھی ۔ آپ نے اپنی تقاریر و تصانیف میں جا بجا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی اس محبت کا اظہار فرمایا ہے ۔ حتیٰ کہ فرمایا ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

کامل اطاعت الٰہی و رسولؐ ہی کے نتیجہ میں آپ عظیم الشان منصب امامت و نبوت سے سرفراز ہوئے چنانچہ فرمایا :- ؎

ایں آتشم ز آتش مہر محمدی است
ویں آب من ز آب زلال محمد است

محبت الٰہی کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ محبوب کے کلام سے بھی محبت کی جائے حضور علیہ السلام کو کلام مجید سے عشق و محبت کا جو عظیم الشان تعلق تھا اس کا علم حضورؑ کی تحریرات اور سیرت کے مطالعہ سے بخوبی ہو جاتا ہے ۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کی بعثت ہی توحید الٰہی ، عظمت رسولؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور حکومت قرآن پاک کے دلوں میں قیام کی خاطر ہوئی تھی۔ حضور کا یہ شعر آپ کی محبت الٰہی اور محبت قرآن پر زبردست دلیل ہے۔ فرماتے ہیں:۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

اللہ تعالیٰ سے آپ کی یہ محبت یکطرفہ نہ تھی بلکہ وہ بھی آپ سے پیار کرتا تھا وہ بکثرت آپ سے کلام کرتا تھا اور اپنی شیریں اور دلنشین باتوں سے ہر خوف و حزن کے موقعہ پر آپ کو تسلی دیتا تھا۔ اس نے آپ سے فرمایا تھا۔

الیس اللہ بکاف عبدہ

کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں؟ آپ بھی اپنے محبوب رب کی باتوں پر کامل یقین اور بھروسہ رکھتے تھے فرمایا کرتے تھے:۔

"ہم کو اپنے خدائے قادر و مطلق اور اپنے مولیٰ کریم پر اس سے زیادہ تر بھروسا ہے کہ جو ممسک اور خسیس لوگوں کو اپنی دولت کے ان صندوقوں پر بھروسا ہوتا ہے کہ جن کی تالی ہر وقت ان کی جیب میں رہتی ہے سو وہی قادر توانا اپنے دین اور اپنی وحدانیت اور اپنے بندہ کی حمایت کے لئے آپ مدد کرے گا۔"

(اشتہار "غرض ضروری بحالت مجبوری" مشمولہ براہین احمدیہ حصہ دوم)

جب آپ نے خدا تعالیٰ کے وہ الہامات اور وہ پیشگوئیاں جو اس نے آپ پر ظاہر کی تھیں، دنیا کے سامنے پیش فرمائیں تو مخالفین نے آپ کی ہنسی اڑائی اور تمسخر اور استہزاء سے کام لیا۔ مگر چونکہ آپ خدا تعالیٰ کی باتوں پر یقین کامل رکھتے تھے اس لئے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا کے کلام پر ہنسی نہ کرو پہاڑ ٹل جاتے ہیں۔ دریا خشک ہو سکتے موسم بدل جاتے ہیں مگر خدا کا کلام نہیں بدلتا جب تک پورا نہ ہو لے"

(اربعین نمبر ۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۵۸)

غرضیکہ محبت الٰہی کی طرح آپ کا توکل بھی بے نظیر اور مثالی تھا۔ فرماتے ہیں:

"میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں۔ جب سخت حبس ہوتا اور اگر گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی۔ ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۲۵)

اسی طرح فرمایا:۔

"ہمارا اپنے کام کے لئے تمام وکمال بھروسہ اپنے مولیٰ کریم پر ہے۔ اس بات سے کچھ غرض نہیں کہ لوگ ہم سے اتفاق رکھتے ہیں یا نفاق اور ہمارے دعوے کو قبول کرتے ہیں یا رد۔ اور ہمیں تحسین کرتے ہیں یا نفرین بلکہ ہم سب سے اعراض کرکے اور غیر اللہ کو مُردہ کی طرح سمجھ کر اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں"

(سبز اشتہار)

آپ کا تو یہ نعرہ تھا کہ

بناہم آں توانا نیست ہر آں
ز نجل ناتوانم تنفر سال

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی حضور علیہ السلام کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے ہمارے دلوں میں بھی ایسی ہی غیرت توحید پائی جائے کہ ہم قیام توحید کے لئے اپنی زندگیاں صرف کرنے والے ہوں۔ ہمیں بھی ایسی ہی محبت الٰہی نصیب ہو اور ہم بھی توکل کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

آمین ثم آمین

آہ میری اہلیہ احمد بی بی

مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور

میری اہلیہ احمد بی بی مورخہ ۹ جنوری بوقت ساڑھے تین بجے شب معمولی انفلوئنزا کے بعد حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

۱۹۳۵ء میں جب ہم رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے تو ہم غیر احمدی تھے۔ اگست ۱۹۳۶ء میں جب میں نے بیعت کی تو بلا حیل و حجت آمنا و صدقنا کہہ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئیں۔

قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے میں خاص شغف تھا۔ احمدی بچوں کے علاوہ سینکڑوں غیر احمدی بچوں نے اُن سے قرآن مجید پڑھا۔ ایک دفعہ بیماری کی حالت میں آنکھیں کام نہ کرتی تھیں۔ لیکن پھر بھی قرآن مجید لے کر بیٹھ گئیں اور سطور پر انگلیاں پھیرنی شروع کیں۔ اس طرح اس دن کی کمی کو پورا کیا۔

صاحبہ کشوف و رؤیا تھیں۔ ۲۲ سال کا عرصہ گذرا کہ انہوں نے رؤیا میں دیکھا کہ آسمان سے ایک نہایت خوبصورت ڈولی اتری ہے ڈولی کیا ہے ایک بقعہ نور ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چاند کی تمام چاندنی سمٹ کر اس ڈولی میں آگئی ہے اور نور اس کی اطراف سے چھن چھن کر اندر آرہا ہے اور میں اس میں بیٹھ گئی ہوں پھر وہ ڈولی اوپر آسمانوں کی طرف اٹھنا شروع ہوئی اور کئی منازل طے کرتی ہوئی ایسے باغ میں پہنچی جو نہ کبھی اس دنیا میں دیکھا نہ سنا عجیب قسم کے پھل پھول ہیں۔ نہایت عمدہ آراستہ روشیں اور نہریں ہیں اور کئی ایسی چیزیں ہیں جن کی خوبصورتی کو صرف دل سمجھتا ہے لیکن وہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتیں فضا معطر اور نور میں ڈوبی ہوئی ہے اور عجیب دلربا ہوا خنک چل رہی ہے۔ میں ڈولی سے باہر آئی۔ تو دیکھا کہ وہاں پر کچھ اور لوگ بھی ہیں نہایت پُر نور چہرے صاف ستھرے پاکیزہ اور فرشتہ سیرت۔ میں نے ان سے پوچھا یہ جگہ کونسی ہے۔ انہوں نے یک زبان ہو کر کہا۔ "جنت الفردوس"۔ تب میں بڑی خوش ہوئی اور مجھے آپ کا (یعنی اس خاکسار کا) خیال آنے لگا کہ کاش وہ بھی یہاں آجائیں۔ میں بار بار یہی کہہ رہی ہوں اور بڑی بے قراری سے انتظار کر رہی ہوں کیا دیکھتی ہوں آپ بھی وہاں پر آگئے ہیں اور مجھے زیادہ انتظار کرنا نہیں پڑا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ جب انہوں نے مجھے یہ خواب سنائی تو میں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ پہلے فوت ہوں گی کہنے لگیں خواہش بھی یہی ہے کہ آپ کی جدائی کا صدمہ میں نہ دیکھوں۔ ۲۲ سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی خواب پوری کر دی اُن کی ⅓ حصہ کی وصیت تھی۔ جمعہ کے دن فوت ہوئیں دو ہزار سے زائد دوستوں نے لائلپور میں جنازہ پڑھا ربوہ میں بھی دوستوں کی کثیر تعداد نے جنازہ پڑھا۔ نماز جنازہ مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ ضلع لائلپور نے باوجود کمزوری صحت تمام وقت ساتھ رہے تدفین کے بعد دعا فرمائی۔ مرحومہ بہت اخلاص والی تھیں پنجگانہ نمازوں کو باقاعدگی سے تمام عمر ادا کیا اور حتی الوسع نماز تہجد کو نہیں چھوڑا۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک اور غرباء کا خیال رکھنا اُن کا خاص وصف تھا۔ کوئی مانگنے والا ان کے گھر سے خالی ہاتھ نہیں گیا اور نہ انہوں نے کبھی کسی حاجت مند کو جھڑکی دی۔ بیماروں کی عیادت کو جانا اور حتی الوسع ان کی دعاؤں سے خدمت کرنا اپنا فرض جانتی تھیں۔

ہمسایوں سے نہایت عمدہ سلوک رکھا۔ ہمیشہ گھر میں اگر کوئی اچھا کھانا پکا تو اس میں سے ہمسایہ کو ضرور دیا گیا۔ عام طور پر ان کی عادت تھی کہ کوئی نئی سبزی یا پہلی بار سیزن میں گھر میں پکائی جاتی تو اپنے کھانے سے پہلے اس کا سالن کسی دوسرے کو دے کر خود کھاتی تھیں۔ ساس بہو کی ناچاقی ایک مشہور امر ہے لیکن میری والدہ مرحومہ اور اُن کے درمیان لڑائی تو بہت بڑی بات ہے معمولی اختلاف بھی نہیں ہوا۔ بہو ہر وقت ساس کی خدمت کرنے میں فخر محسوس کرتی اور ساس بھی بہو پر ہزار جان فدا کرنے کو تیار۔

جب والدہ مرحومہ کا انتقال ہوا تو ماہی بے آب کی طرح تڑپتی تھیں اور مرتے دم تک جب کبھی بھی والدہ مرحومہ کا تذکرہ ہوتا تو ان کی آنکھیں پُرنم ہو جاتیں۔ اور حسرت سے کہا کرتیں کہ کاش۔ اُن کی خدمت کا اور موقعہ ملتا۔ ایک شفیق ماں میں جو خوبیاں اپنے بچوں کے لئے ضروری ہوتی ہیں وہ تمام مرحومہ میں موجود تھیں بیشمار خطوط دوستوں کی طرف سے اُن کی وفات پر موصول ہوئے اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور خاکسار کو اس صدمہ عظیمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۲۴۸۱

میں منیر احمد ولد فضل داد صاحب۔ قوم اعوان پیشہ پنشنر۔ عمر ۴۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان واقع دوالمیال نیم پختہ مالیتی موجودہ -/۲۰۰۰ روپے۔

۲۔ زرعی زمین بارانی واقع دوالمیال ۱۰ کنال مالیتی -/۱۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۹۶/۱۱ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت مارچ ۱۹۷۶ء سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ منیر احمد ولد فضل داد صاحب۔ دوالمیال تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم۔

گواہ شد۔ داؤد احمد موصی ۱۹۱۶۸ دوالمیال ضلع جہلم۔

گواہ شد۔ منشی مولا بخش موصی ۱۲۷۲۵ دوالمیال ضلع جہلم۔

مسل نمبر ۲۲۴۸۲

میں مظفر احمد ظفر ولد چوہدری علی احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۱۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کوٹ احمدیہ ضلع بدین۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مظفر احمد ظفر ساکن کوٹ احمدیہ براستہ ٹنڈو غلام علی ضلع بدین۔ سندھ۔

گواہ شد۔ محمود احمد ولد علی احمد صاحب۔ فوجی شوگر ملز۔ ٹنڈو محمد خان ضلع حیدرآباد

گواہ شد۔ مغفور احمد منیب وصیت ۲۰۵۵۹ متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۲۴۸۳

میں صفدر حسین عباسی ولد مظفر حسین عباسی صاحب قوم عباسی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۵۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ صفدر حسین عباسی متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

گواہ شد۔ منیر احمد عارف ولد چوہدری مولا بخش صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ مغفور احمد منیب وصیت ۲۰۵۵۹ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۸۴

میں بشریٰ محمود زوجہ محمود احمد صاحب قوم جٹ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹنڈو محمد خان ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۵۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۴½ تولہ۔ مالیتی -/۲۲۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشریٰ محمود زوجہ محمود احمد صاحب مین آفس فوجی شوگر ملز ٹنڈو محمد خان ضلع حیدرآباد۔ سندھ۔

گواہ شد۔ محمود احمد ولد علی محمد صاحب (خاوند موصیہ)

گواہ شد۔ مغفور احمد منیب موصی ۲۰۵۵۹ جامعہ احمدیہ ربوہ۔

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

کے ساتھ ایک انٹرویو اور ان کی ایک پریس کانفرنس کے حوالہ سے لکھا اور مولوی تاج محمود کی طرف سے ہفت روزہ "چٹان" ۱۹ جنوری ۱۹۷۶ء میں جو کچھ چھپا اس پر یکجائی نظر ڈالنے سے اس جھوٹے الزام میں تدریجی گراوٹ کی جو کیفیت سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ پہلے ایک یہودی نے اپنی ایک کتاب میں ایک جھوٹ گھڑا پھر یکے بعد دیگرے یہاں کے دو مولاناؤں نے دانستہ یا نادانستہ یہود نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے اس جھوٹ پر درجہ بدرجہ حاشیہ آرائی کی اور اس طرح شعوری یا غیر شعوری اشتراک عمل کے نتیجہ میں جھوٹ کی وہ عمارت تعمیر ہوتی جس میں بیٹھ کر یہ لوگ سراسر فریب سے کام لیتے ہوئے جماعت احمدیہ اور حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ کو ہدف ملامت بنانے پر تُلے ہوئے ہیں۔

آخر میں ہم ایک دفعہ پھر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ:۔

(۱) فلسطین میں احمدیہ مشن اسرائیل کے قیام سے بھی بیس سال قبل ۱۹۲۸ء میں قائم ہوا تھا اور اسی زمانہ میں وہاں جماعت احمدیہ معرض وجود میں آئی تھی جو تمام تر فلسطینی عربوں پر مشتمل تھی۔

(۲) اُس وقت فلسطین کے جو عرب باشندے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے وہ اور اُن کی اولادیں اپنے لاکھوں عرب ہم وطنوں کے ساتھ اپنے وطن کی اُسی سرزمین میں آباد چلے آرہے ہیں۔

(۳) یہ سراسر جھوٹ ہے کہ پاکستان کے احمدی وہاں جاکر آباد ہوئے ہیں اور یہ کہ انہوں نے وہاں فوج میں ملازمت اختیار کی ہوئی ہے جب پاکستانی احمدی وہاں گئے ہی نہیں تو پھر ان کے وہاں آباد ہونے اور فوج میں بھرتی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۴) جو فلسطینی عرب احمدی اپنے دیگر لاکھوں عرب بھائیوں کے ساتھ اپنے وطن میں آباد ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی اسرائیلی فوج میں ملازم نہیں ہے۔ ان کے یا ان میں سے کسی کے فوج میں ملازم ہونے کا شاخسانہ سراسر افتراء ہے' اس میں شمہ بھر بھی صداقت نہیں ہے۔

اس قسم کے افتراء یہودیوں کے دماغ کی اختراع ہیں جنہیں وہ پاکستان کو بدنام کرنے کی غرض سے گھڑ رہے ہیں۔ یہودی تو ہیں ہی دشمن انہیں اپنے مذموم ارادوں کی خاطر بڑے سے بڑے افتراء گھڑنے میں بھی عار نہیں ہے۔ افسوس اُن ہم وطنوں پر ہے جو یہودیوں کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں بلکہ اُن کے گھڑے ہوئے افتراؤں کو خود اپنی طرف سے بڑھا چڑھا کر پھیلاتے اور فتنہ و فساد کی آگ بھڑکاتے ہیں۔ اے کاش وہ افتراء پردازی کی ہلاکت آفرینی سے ڈریں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ عطا کرے اور ان کی بدخواہی سے ہمارے وطن عزیز پاکستان کو محفوظ رکھے اور ان کی افتراق انگیز سرگرمیوں کا مستقل طور پر سدِباب فرمائے۔ آمین

دعائے مغفرت

محترم شیخ احمد اللہ صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ صوبہ سرحد کے بڑے صاحبزادے اور خاکسار کے چچازاد بھائی مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مؤرخہ ۲۰ فروری ۱۹۷۶ء کو کراچی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم شریف النفس اور کم گو انسان تھے۔ کرکٹ کے اچھے کھلاڑی تھے۔ اپنے بعد ایک بیوہ' پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ہم سبھی غمزدگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

قریشی محمد مطیع اللہ

بُک سنٹر چوک علامہ اقبال

سیالکوٹ شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بتیسواں ۳۲ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ — ۱۸ اپریل ۱۹۷۶ء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بتیسواں سالانہ اجتماع ۱۸ اپریل ۱۹۷۶ء بروز اتوار ایک دن کے لئے منعقد ہوگا انشاء اللہ العزیز۔

ہمارے سالانہ اجتماع میں حسب ذیل اہم پروگرام ہوں گے:۔

● درس قرآنِ مجید ● درس حدیث ● سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور ارشادات ● ذکرِ حبیبؑ ● مجلس شوریٰ (جس میں انتخاب صدر مجلس بھی ہوگا) ● تقاریر علماءِ سلسلہ ● مجلس سوال و جواب۔

خدام اِس تربیتی موقع سے کماحقہٗ استفادہ کریں اور مرکزِ سلسلہ سے وابستہ برکات سے مستفیض ہونے کے لئے اپنے اجتماع میں شرکت کرکے علمی و رُوحانی تربیت حاصل فرمائیں۔

(معتمد مجلس خُدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

عزیز مکرم سید نعیم احمد شاہ صاحب پسر محترم سید بشیر احمد شاہ صاحب کا نکاح عزیزہ قیصرہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ساکن وزیر آباد کے ہمراہ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بعد نماز مغرب مسجد انوار ربوہ میں مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۷۶ء کو پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت اور دینی و دنیوی حسنات کا موجب ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار شیخ مبارک احمد سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

امسال مرکزی امتحانات خدام الاحمدیہ ۴ جون و ۶ جون کو ہو رہے ہیں قائدین اپنی مجالس کے خدام کو امتحانات کے لئے تیاری کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریبِ شادی

ربوہ ——— مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ عزیزہ امۃ الودود مسلمہ بنت محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک ۳۵ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا اور چوہدری مبارک احمد چیمہ ابن محترم چوہدری غلام احمد صاحب چیمہ چک ۸۸ شمالی ضلع سرگودھا کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء کو مسجد مبارک ربوہ میں دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ ۱۰ اپریل ۱۹۷۶ء کو محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب کے مکان واقعہ دار الصدر غربی میں بعد نماز ظہر ۲ بجے عمل میں آئی۔ تلاوتِ قرآنِ مجید کے بعد جو مرتی سلسلہ محترم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا نے کی محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ قبل ازیں بارات آنے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی نماز ظہر سے قبل ساڑھے بارہ بجے تشریف لاکر رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی تھی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دولہا دلہن اور دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

بلا تبصرہ

اقلیتی ایم این اے کے بارے میں جماعتِ احمدیہ کا موقف

راولپنڈی ۲۸ مارچ (اسٹاف رپورٹر) جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کے ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ بشیر طاہر ولد فضل دین ساکن منڈی چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ جس نے قومی اسمبلی میں غیر مسلم کی سیٹ لے کر خود کو غیر مسلم ظاہر کیا ہے اس کا جماعتِ احمدیہ (مبائعین) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پریس ریلیز میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے تمام افراد اپنے بانی جماعت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہودؑ کے واضح ارشادات کے مطابق "مسلمان، مومن اور موحد مسلم" ہیں لہٰذا کسی سچے احمدی کے اسلام سے اِرتداد اختیار کرنے کا تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا چہ جائیکہ کوئی احمدی خود کو غیر مسلم ظاہر کرکے قومی اسمبلی میں غیر مسلم کی سیٹ حاصل کرے ظاہر ہے کہ ایسے شخص کا جماعتِ احمدیہ مبائعین خلافت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(روزنامہ "جنگ" راولپنڈی ۲۹ مارچ ۱۹۷۶ء)

درخواستہائے دُعا

(۱) جماعتِ احمدیہ بہاولپور کے سیکرٹری تحریکِ جدید اور سلسلہ کے مخلص دوست مکرم چوہدری غلام احمد صاحب اشرف ایک ہفتہ سے یرقان اور سوزشِ جگر کی وجہ سے شدید علیل ہیں تکلیف زیادہ ہی بڑھ گئی ہے۔ احبابِ جماعت سے انکی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(غلام احمد خادم مربی سلسلہ ضلع بہاولپور)

(۲) خاکسار کا گاؤں موضع دولیا جٹاں آزاد کشمیر مویشیوں کی خطرناک زہریلی بیماری کی لپیٹ میں ہے۔ گزشتہ سال بارشوں کی وجہ سے مکّی کی فصل کا نقصان ہوا، پھر بارش نہ ہونے کی وجہ سے گندم کی فصل کی بجائی بھی وقت پر نہ ہو سکی۔ احبابِ جماعت مالی بحران میں مبتلا ہیں۔ اسی طرح مویشیوں کی بیماری سے اب انسان بھی متاثر ہو رہے ہیں جس سے گاؤں میں چند اموات ہو چکی ہیں۔

احبابِ کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مزید نقصانات سے سب کو محفوظ رکھے اور پریشانیوں سے بچائے۔ (خاکسار عبداللہ خان راجوروی کارکن خلافت لائبریری ربوہ)

طلباء کے لئے خوشخبری

پاکستان کی مشہور فرم پیکیجز PACKAGES کی دیدہ زیب، پائدار اور ارزاں ہر قسم کی کاپیاں کمپنی کے مقرر کردہ نرخ پر ربوہ کے مندرجہ ذیل دکانداروں سے طلب فرمائیے:۔

گولبازار: محمود جنرل سٹور، مون لائٹ، اعزاز برادرز اور حمید بک ایجنسی۔

رحمت بازار: فینسی جنرل سٹور، نعیم جنرل سٹور، سہیل برادرز، وائٹ ویز اور دار الخیر جنرل سٹور۔

مُفت

جانوروں کے امراض اپھارہ، مُنہ کھر، گل گھوٹو، اور دیگر امراض کے کامیاب علاج کے لئے رسالہ "مجرّب دوائیں" بالکل مُفت طلب کیجئے جس میں مُرغیوں کا علاج بھی درج ہے۔

شاہ ہومیو پیتھک سٹور۔ رحمت بازار۔ ربوہ

هُوَالشَّافِی

دانت مت نکلوائیے

رسالہ دانتوں کی حفاظت ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔ اِس میں پائیوریا (ماسخورہ) کیریز (دانتوں کے گھُن) اور دانت درد کا مفصّل علاج وغیرہ درج ہے۔

کیوریٹیو میڈیسن کمپنی

(ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ۔ فون ۱۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴